باسمہ سبحانہ

رمضان المبارک کے انوار و انعامات ۳

رمضان المبارک سے قبل

از

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی نور اللہ مرقدہ

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم الاسلامیہ

لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کے انوار و انعامات

رمضان المبارک سے قبل

مجلس: بروز جمعہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۹۳ھ مطابق جون ۱۹۷۳ء

از — حضرۃ مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ صدیقی عارفی مدظلہ

مرتبہ — امتیاز الدین صدیقی صاحب

حضرات السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ آج ہم اور آپ پھر کچھ دیر کے لئے اللہ جل شانہٗ اور ان کے نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے لئے جمع ہوگئے ہیں جو ہمارے لئے انشاء اللہ بڑا سرمایۂ سعادت ہے۔

بہت سی باتیں جاننے کے پیچھے نہ پڑیئے بس جتنی بات معلوم ہے اس پر ہی عمل ہوجائے تو یہ بڑے کام کی بات ہے، ہماری عبادات و اطاعات بھی کچھ رسمی صورت کی ہوکر رہ گئی ہیں، اور اس بدحواس زندگی میں اور نفسانی و شہوانی ماحول میں ان کی حقیقت اور اہمیت جیسی ہونی چاہیئے ہمارے دلوں میں نہیں ہے اس لئے پہلے تو اللہ پاک سے دعا کریں کہ یا اللہ جب آپ نے توفیق دی ہے تو آپ ہی ان عبادات کی اہمیت برکات و تجلیات اور ان کے ثمرات، فہم سلیم و توفیق اعمالِ صالحہ

اور حیاتِ طیبہ عطا فرما دیں ۔ آمین ۔

یہ شعبان کا آخری جمعہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ہفتے کے بعد ماہ مبارک رمضان شریف کا آغاز ہو رہا ہے. کاش ہم کو اپنے ایمان کی عظمت و قدر و منزلت ہوتی تو اس ماہ مبارک کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے کہ ہمارے ضعفِ ایمان اور ناکارہ اعمال کو از سرِ نو قوی اور کامل بنانے کے لئے رمضان المبارک کے چند گنتی کے دن عطا فرمائے ہیں. اس لئے ان کو غنیمت سمجھ کر ہمیں بڑے ذوق و شوق کے ساتھ ان ایامِ معدودہ کی قدر کرنی چاہئے، یوں تو اللہ جل شانہٗ نے ہماری دنیا و آخرت کے سرمایہ کے لئے ہم کو چند فرائض و حقوقِ واجبہ کا مکلف بنایا ہے مگر اس ماہِ مبارک میں چند نوافل و مستحبات کے اضافے کے ساتھ ہم کو زیادہ سے زیادہ حلاوتِ ایمانی اور اعمال کی پاکیزگی اور اپنے حصولِ رضا کا موقع عطا فرمایا ہے اس کی قدر کرو اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھاؤ اور اس کے شروع ہونے سے پہلے اپنے ظاہری و باطنی اعضاء کو خوب توبہ استغفار سے پاک و صاف کر لو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے محبوب نبی الرحمہ کی امت پر اس لئے یہ احسان و انعام فرمایا کہ ان کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے فائز المرام ہونے پر خوش ہو جائیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس اعلان کا مصداق بنیں وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اس لئے ہمارے ذمہ بھی شرافتِ نفس کا تقاضا یہی ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ اور اپنے آقائے نامدار نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے

اپنے حتی الامکان کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اس لئے ہم اس وقت عہد کرلیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس ماہِ مبارک کے تمام لمحات، شب و روز اسی احتیاط اور اہتمام میں گذاریں گے جو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مقبول اور پسندیدہ ہے اس کے ابھی چند روز باقی ہیں ہم ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔ احتیاط اس بات کی کہ تمام ظاہری و باطنی گناہوں سے بچیں گے اور اہتمام اس بات کا کہ زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں گے اور عبادات و طاعات میں مشغول رہیں گے۔ یوں تو سب دن اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں ہر وقت اور ہر آن انہیں کی مشیت کارفرما ہے اور ہماری تمام عبادات و طاعات انہیں کے لئے ہیں اور وہی ہم کو دنیا و آخرت میں اس کا صلہ مرحمت فرمائیں گے مگر امتیان نبی الرحمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا لامتناہی احسانِ خصوصی یہ ہے کہ فرمایا یہ مہینہ میرا ہے اور اس کا صلہ میں خود دوں گا۔ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جو صلہ اور اجر اس ماہ کے اعمال کا ہوگا وہ بے حد و بے حساب ہوگا اور یہ بے حد و بے حساب ہونا اللہ تعالیٰ علیم و خبیر کے علم میں ہے اس احسان شناسی کے جذبے کو قوی کرنے کے لئے توکلاً علی اللہ ہم کو بھی عزم بالجزم کرلینا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم جو کچھ بھی کریں گے وہ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن ہی کریں گے پھر دیکھئے کہ اس عزم کے صلہ میں تائید الٰہی کس طرح ہمارے شامل حال رہتی ہے انشاء اللہ ہم خود مشاہدہ کریں گے۔

تہیہ کرلیجئے کہ اب ایک پاکیزہ و محتاط زندگی گذاریں گے، آنکھوں کا غلط انداز نہ ہونے پائے، سماعت میں فضول باتیں نہ آنے پائیں، بے کار باتوں میں مشغول نہ

ہوں۔ اخبار بینی سے زیادہ شغف نہ ہونے پائے، اسکے علاوہ تمام غیر ضروری تعلقات بھی کم کردیں۔ ایسی تقریبات میں شریک بھی نہ ہوں جہاں شریعت کے خلاف کام ہوں تو انشاء اللہ پاک وصاف رہیں گے اور یاد رکھو کہ ناپاکیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے صحیح تعلق پیدا نہیں ہوسکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا کس قدر بڑا احسان ہے کہ اپنے گنہگار غفلت زدہ بندوں کو پہلے ہی سے متنبہ کردیا کہ جیسے ہی رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو تم اپنے عمر بھر کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کرالو تاکہ تم کو اپنے مربیِ حقیقی سے صحیح وقوی تعلق پیدا ہوجائے اور اگر تم نے ہماری مغفرتِ واسعہ ورحمتِ کاملہ کی قدر نہ کی تو پھر تمہاری تباہی وبربادی میں کوئی کسر باقی نہ رہے گی۔ اب اس اعلانِ رحمت پر کون ایسا بدنصیب بندہ ہے جو اس کے بعد محروم رہنا چاہے گا، اس لئے ہم سب لوگ یقیناً بڑے خوش نصیب ہیں کہ رمضان المبارک کا مہینہ اپنی زندگی میں پا رہے ہیں اب تمام جذباتِ عبدیت کے ساتھ اور قوی ندامت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں اور اس ماہِ مبارک کے تمام برکات وانوار وتجلیاتِ الٰہیہ سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین۔

جی بھر کر دو دن، تین دن، چار پانچ دن اپنے تمام گناہ عمر بھر کے جتنے یاد اور تصور میں آسکیں اور جہاں جہاں نفس وشیطان سے مغلوب رہے ہو، چاہے وہ دل کا گناہ ہو، آنکھ کا زبان کا یا کان کا سب ندامتِ قلب کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش کردو اور کہو کہ اب وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے یا اللہ ہم کو معاف فرما دیجئے، یا اللہ ہم سے غفلت ونادانی کی وجہ سے نفس وشیطان کی شرارت سے عمداً وسہواً جو بھی گناہ کبیرہ وصغیرہ صادر ہوچکے ہیں جو ہماری دنیا و

آخرت کے لئے انتہائی تباہ کن ہیں اور جن کی شامتِ اعمال کا خمیازہ ہم روز بھگت رہے ہیں، اپنی مغفرتِ کاملہ اور رحمتِ واسعہ سے سب معاف فرما دیجئے ہم انتہائی ندامتِ قلب کے ساتھ آپ کی بارگاہ میں منت و سماجت کے ساتھ دست بدعا اور سر بسجدہ ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[5] ہر وہ بات جو قابلِ مواخذہ ہو معاف فرما دیجئے، دنیا میں، قبر میں برزخ میں، حشر میں، پُل صراط پہ جہاں جہاں بھی مواخذہ ہو سکتا ہے سب معاف فرما دیجئے اور یا اللہ آپ جتنی زندگی آئندہ عطا فرمائیں وہ حیاتِ طیبہ ہو، اعمالِ صالحہ کے ساتھ ہو یا اللہ ہمارے ایمان کو مضبوط اور قوی فرما دیجئے۔

انشاء اللہ تعالیٰ حسب وعدہ الٰہی ہماری یہ دعا ضرور قبول ہو گی۔ اب خبردار اپنی گذشتہ غفلتوں اور کوتاہیوں کو اہمیت نہ دینا، زیادہ تکرار نہ کرنا، مایوس و ناامید نہ ہونا جب ان کا وعدہ ہے تو سب انشاء اللہ معاف ہو جائے گا۔ لیکن ہاں چند گناہ ایسے ہیں جن کی معافی مشکل ہے۔ مسلمان شرک تو ہوتا نہیں لیکن کبھی کبھی یہ ممکن ہے کہ پریشان ہو کر عالم اسباب کی کسی قوت کو مؤثر سمجھ لیا ہو، دنیاوی وسائل و ذرائع کے سامنے اس طرح جھک گئے ہوں جس طرح ایک مومن کو جھکنا نہ چاہیئے تو یا اللہ آپ یہ سب لغزشیں بھی معاف کر دیجئے۔ بس اب مغفرت کا معاملہ ہو گیا اب ان کی رحمتِ واسعہ طلب کرو۔ اسی طرح ایک ناقابلِ معافی گناہِ کبیرہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کھوٹ اور کینہ ہو، کینہ رکھنے والے کے متعلق حدیث میں ہے کہ یہ ایسا شخص ہے جو شب قدر کی تجلیات مغفرت اور قبولیتِ دعا سے محروم رہے گا۔ عالم تعلقات میں اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب، دوست احباب

[5] سورہ الاعراف آیت ۲۳

سب پر ایک نظر ڈالو اور دیکھو کہ ان میں کسی کی طرف سے دل میں کسی قسم کا کھوٹ کینہ اور غصہ تو نہیں ہے، کسی کی حق تلفی تو نہیں ہوئی ہے، کسی کو ہماری ذات سے تکلیف تو نہیں پہنچی ہے۔ اللہ پاک اس وقت تک راضی نہیں ہوتے جب تک ان کی مخلوق ہم سے راضی نہیں ہو جاتی دیکھو اگر تم اس معاملہ میں حق بجانب اور دوسرا باطل پہ ہے تو پھر جب تم اللہ پاک سے مغفرت چاہتے ہو تو اس کو معاف کر دو اور اگر تمہاری زیادتی ہو تو اس سے جا کر معافی مانگ لو، اس میں کوئی شرم کی بات نہیں ہے اگر بالمشافہ ہمت نہ ہو تو ایک تحریر لکھ کر اسکے پاس بھیج دو کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اس میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ دلوں کو صاف رکھنا چاہیئے، اس لئے ہم اور آپ بھی آپس میں دل صاف کر لیں اور ایک دوسرے کو معاف کر دیں اس کے بعد ان سے نہ بدخواہی کرو نہ دل میں انتقام لینے کا خیال کرو اپنی بیوی بچوں پر بھی نظر ڈال لو کہ ان میں سے کوئی تم سے ناراض تو نہیں یعنی ان کے ساتھ کوئی بے جا تشدد یا زیادتی تو نہیں کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ان سے معافی مانگنے کی ضرورت نہیں بلکہ خوش اسلوبی سے ایسا برتاؤ کرو جس سے وہ خوش ہو جائیں، اسی طرح بھائی بہن عزیز و اقارب۔ غرض کسی سے کسی قسم کی بھی رنجش ہے تو تم ان کو معاف کر دو اس لئے کہ تم بھی آخر اللہ میاں سے معافی چاہتے ہو

لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرو، لغو باتیں کرنے سے عبادت کا نور جاتا رہتا ہے لغو باتیں کیا ہیں۔ جیسے فضول قصے، کسی کا بے فائدہ ذکر، سیاسی امور پر بحث یا خاندان کی باتیں اگر شروع ہو جائیں تو اس میں غیبت ہونے کا امکان ضرور ہی ہوتا ہے پھر پھر اخبار بینی یا کوئی اور بے کار مشغلہ، ان سب سے بچتے رہو صرف تیس دن گنتی کے

ہیں اگر کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو کلام پاک پڑھو، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھو اور دینی کتب کا مطالعہ کرو۔

رمضان شریف میں دو عبادتیں سب سے بڑی ہیں ایک تو کثرت سے نمازیں پڑھنا اس میں تراویح کی نماز بھی شامل ہے اور اس کے علاوہ تہجد کی چند رکعات ہو جاتی ہیں، پھر اشراق، چاشت اور اوابین کا خاص طور پر اہتمام ہونا چاہیئے دوسرے تلاوت کلام پاک کی کثرت جتنی بھی توفیق ہو۔

کلام پاک پڑھنے سے کئی فائدے نصیب ہو جاتے ہیں: تین چار عبادتیں اس میں شریک ہوتی ہیں اور بہت باعث برکت ہیں یعنی دل میں عقیدت، عظمت و محبت اور یہ خیال کر کے پڑھنے سے کہ اللہ پاک سے ہم کلامی کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، یہ دل کی عبادت ہے، زبان بھی تکلم کرتی ہے یہ زبان کی عبادت ہے، کان سنتے جاتے ہیں اور آنکھیں کلام الہٰی کی عبارت کے نقوش کی زیارت کرتی ہیں تو ان تمام اعضاء کو عبادات میں جدا گانہ ثواب ملتا ہے ان اعضا کا اس سے زیادہ اور کیا صحیح مصرف ہو سکتا ہے اور یہ سعادتیں ہی نہیں بلکہ ان میں تجلیات الہٰی مضمر ہیں۔ نور حاصل ہوتا ہے اور نور کے معنی روشنی کے نہیں بلکہ طمانیت قلب ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب و رضا ہے۔

جب تلاوت سے تکان ہونے لگے تو بند کر دیں اور پھر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کلمہ طیبہ کا ورد رکھیں۔ دس پندرہ بار لا الٰہ الا اللہ تو ایک بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رہیں۔ ان متبرک ایام میں اگر ذکر اللہ کی عادت ہو گئی تو پھر انشاء اللہ ہمیشہ اس میں آسانی ہو گی۔

اسی طرح درود شریف کی بھی کثرت رکھیئے۔ اُن محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

پر جن کی بدولت ہمیں یہ سب دین و دنیا کی نعمتیں مل رہی ہیں۔ استغفار جی بھر کر کر چکے پھر بھی جب یاد آجائیں چند بار کر لیا کریں ماضی کے پیچھے زیادہ نہ پڑیئے اب مستقبل کو سوچیے۔ مستقبل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات و عبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت گزاریئے۔ اس طرح ایک مومن روزہ دار کی ساری ساعتیں عبادت ہی میں گذرتی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اگر تم کسی دفتر میں کام کرتے ہو تو تہیہ کرلو کہ تمہارے ہاتھ سے، زبان سے، قلم سے خدا کی مخلوق کو کوئی پریشانی نہ ہو کسی کو دھوکہ نہ دو کسی ناجائز غرض سے کسی کا کام نہ روکو۔ کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو۔ روکے رکھو اپنے آپ کو۔ اگر تم تاجر ہو تو صداقت و امانت سے کام کرو کسی قسم کے ایسے لالچ یا نفع سے کام نہ کرو جس سے کسی کو کوئی نقصان پہونچے یا تمہارا معاملہ کسی کی ایذا کا سبب بن جائے۔

آنکھیں گناہوں کا سرچشمہ ہیں۔ ان کو نیچا رکھیں، بدنگاہی صرف کسی پر بُری نگاہ ڈالنا ہی نہیں بلکہ کسی کو حقارت کی نظر سے دیکھنا، حسد کی نظر یا برائی کی نظر سے دیکھنا بھی آنکھوں کا گناہ ہے۔

روزہ داروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ بات بات پر غصہ آتا ہے گھر کے اندر یا گھر کے باہر کہیں بھی ہو۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ روزہ تو بندگی و شکستگی پیدا کرتا ہے۔ عجز و نیاز پیدا کرتا ہے۔ پھر یہ روزہ کا بہانہ لے کر بات بات پر غصہ اور لڑنا جھگڑنا کیسا؟ روزہ درماندگی کی چیز ہے، اس میں تو عجز پیدا ہوتی چاہیئے کوئی خلافِ مرضی بات کرے تو اس سے نرمی سے بات کرو۔ جھک جانا چاہیئے۔ جھک جانے میں بڑی فضیلت ہے تیس دن تک یہ کر لیجئے

اس میں نفس کا بڑا مجاہدہ ہو جاتا ہے جو تمام عمر کام آتا ہے، یہ عادت بڑی نعمت ہے جو ان دنوں میں بڑی آسانی سے ہاتھ آجاتی ہے۔

رمضان کی راتیں عبادتوں میں گذارنے سے دن میں بھی سچائی اور دیانت سے کام کی عادت ہو جاتی ہے اس کا اہتمام کریں کہ مسجدوں میں باجماعت نمازیں ادا کریں اور اگر توفیق و فرصت مل جائے تو بڑے کام کی بات بتا رہا ہوں، تجربہ کی بنا پر کہہ رہا ہوں کہ نمازِ عصر کے بعد مسجد ہی میں بیٹھے رہیں اور اعتکاف کی نیّت کر لیں، قرآن شریف پڑھیں، تسبیحات پڑھیں غروبِ آفتاب سے پہلے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور کلمہ تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھتے رہیں اور قریب روزہ کھولنے کے خوب اللہ پاک سے مناجات کریں اور اپنے حالات و معاملات پیش کریں دنیا کی دعائیں مانگیں، آخرت کی مانگیں، فراغتِ قلب اور عافیّت کاملہ کی دعائیں مانگیں۔ اکثر دیندار عورتیں اس بات کی شکایت کرتی ہیں کہ ان کو روزہ افطار کرنے سے قبل عصر اور مغرب کے درمیان تسبیحات پڑھنے یا دعائیں کرنے کا موقع نہیں ملتا کیونکہ یہ وقت ان کا باورچی خانے میں صرف ہو جاتا ہے کھانا تیار کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ وقت بھی عبادت میں گذرتا ہے روزہ رکھتے ہوئے وہ کھانا تیار کرنے کی مشقت گوارہ کرتی ہیں جو اچھا خاصا مجاہدہ ہے پھر روزہ داروں کے افطار اور کھانے کا انتظام کرتی ہیں جس میں ثواب ہی ثواب ہے اور وہ جن عبادات میں مشغول ہونے کی تمنا کرتی ہیں یہ ان کی تمنا خود ایک عمل نیک ہے جس پر بھی ان شاء اللہ ثواب ملے گا، پھر یہ بھی ممکن ہے غروب

آفتاب سے آدھ گھنٹہ قبل انتظامات سے فارغ ہونے کا اہتمام کرلیں تو پھر ان کو بھی یک سوئی کے ساتھ رجوع الی اللہ ہونے کا موقع مل سکتا ہے اور اگر نہ بھی ملے تو ثواب انشاء اللہ ضرور مل جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ شریعت و سنّت کے مطابق اپنی زندگی بنائیں، صرف نماز روزہ ہی اللہ کے فرائض نہیں ہیں اور بھی فرائض ہیں اور بھی احکامات ہیں ان کا پورا کرنا بھی ضروری ہے مثلاً وضع قطع لباس و پوشاک سب شریعت کے مطابق ہو، پردہ کا خاص اہتمام ہو بے پردہ باہر نہ نکلیں اور ویسے بھی شریعت نے جن کو نامحرم بتایا ہے ان سے بے تکلف ملنا جلنا بھی گناہ ہے اس میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ آپس میں جب ملیں بات چیت کریں تو فضول تذکرے نہ چھیڑیں ایسے تذکرے میں عورتیں ضرور غیبت کے سخت گناہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ نام و نمود کے لئے کوئی بات نہ کریں یہ بھی گناہ ہے اگر ان باتوں کا اہتمام نہ کیا تو باقی اور عبادات سب بے وزن ہو جاتی ہیں اور اس سے مواخذہ کا قوی اندیشہ ہے۔ خوب سمجھ لو۔

اس ماہ مبارک میں ہر عملِ نیک کا ستّر گنا ثواب ملتا ہے چنانچہ جہاں اور عبادات وغیرہ ہیں وہاں اس ماہ مبارک میں صدقہ و خیرات خوب کرنا چاہئے اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر ممکن ہو یہ سعادت بھی حاصل کرلے یہ بھی خوب سمجھ لیجئے اس ماہ مبارک میں جس طرح نیک اعمال کا بے حد و بے حساب اجر و ثواب ہے اسی طرح ہر گناہ کا مواخذہ و عذاب بھی بہت شدید ہے، عیاذاً باللہ

اپنے مرحوم اعزہ و آباء و اجداد اور احباب کے لئے ایصال ثواب کرنا بھی بہت بڑے ثواب کا کام ہے اور بہترین صدقہ ہے جس میں اپنے ذوق اور قلبی تقاضہ سے

ایک بات کہتا ہوں جس کا جی چاہے عمل کرے یا نہ کرے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق واجب فرمائے ہیں انہوں نے پالا پرورش کیا، دعائیں کیں، راحت پہونچائی اور جب تک تم بالغ نہیں ہوئے تمہارے کفیل رہے اور جب تم بالغ ہوئے تو تم نے ان کی کیا خدمت کی ہوگی۔ تو دیکھو جتنا سرمایہ ہے اپنے زندگی بھر کے اعمالِ حسنہ کا اور طاعاتِ نافلہ کا سب نذر کردو اپنے والدین کو، ان کا بہت بڑا حق ہے، کیونکہ والدین کو اللہ تعالیٰ نے مظہرِ ربوبیت بنایا ہے۔ اس عملِ خیر کا ثواب تمہیں بھی اتنا ملے گا جتنا دے رہے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ تمہارا ایثار ہے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہے، میں تو اپنی ساری عمر کی تمام عبادات و طاعاتِ نافلہ اور اعمالِ خیر اپنے والدین کی روح پر بخش دیتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اب بھی حق ادا نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتِ واسعہ سے قبول فرمالیں۔ اپنی عباداتِ نافلہ کا ثواب احیاء و اموات دونوں کو منتقل کیا جا سکتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں لیلۃ القدر ہے، لیلۃ القدر کیا چیز ہے کلام پاک میں ہے کہ تم کیا جانو لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے، کہاں پائے گے ہزار مہینے جہاں خیر ہی خیر ہو۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر انعامِ عظیم ہے اور انہیں کے خزائنہ لامتناہی میں اس خیر کا سرمایہ ہے، رمضان شریف کے مہینہ کا ہر دن تو شبِ قدر کے انتظار ہی میں ہے ؎ ہر شب شبِ قدر است گر قدر بدانی۔ اور اس انتظار میں اور اس کے اہتمام میں وہی ثواب ہر روز ملے گا جو شبِ قدر میں ہے۔ اگر شبِ قدر ۲۷ رمضان کو ہے تو جو روزہ پہلے رکھا وہ شبِ قدر ہی کی

جانب تو ایک قدم ہے، اسی طرح دوسرا روزہ رکھا، تیسرا رکھا تو یہ سارے شب قدر سے قریب ہونے کا ذریعہ ہیں یا نہیں؟ جس طرح مسجد میں جانے پر ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اسی طرح پہلے روزہ سے شب قدر تک ہر لمحہ پہ انشاء اللہ ثواب ملے گا بشرطیکہ ہم اس کے حریص ہوں، اب ہم لوگوں کی ایک ایک رات شب قدر ہے اور اس کی قدر کرنی چاہیے۔

شب قدر کے متعلق یہ بات بھی ہے کہ اس کا وقت غروب آفتاب سے طلوع فجر تک رہتا ہے اس لئے اس کا ضرور اہتمام رکھنا چاہیے جس قدر ممکن ہو نوافل و تسبیحات اور دعاؤں میں کچھ اضافہ ہی کر دینا چاہیے، ساری رات جاگنے کی بھی ضرورت نہیں جس قدر تحمل ہو بہت ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا کہ یہ مہینہ میرا ہے تو یہ ایک ذریعہ ہے اپنے بندوں کو اپنا بنانے کا، اب ہم لوگ بھی اس محبت کا حق ادا کریں اور یہ امید رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا تعلق اللہ میاں سے قوی ہو جائے گا۔

یہ تو خلاصہ ہے رمضان شریف کے اعمال کا۔ لیکن یہ تو ذاتی طور پر تمہاری عبادات ہوئیں اب دین کے مطالبات اور بھی ہیں۔ تمام مؤمنین، مؤمنات مسلمین و مسلمات کے لئے دعائیں کرو۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی مسلمان روزانہ ستائیس دفعہ تمام مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت و رحمت کرے تو اس کی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے، رزق میں فراغت ہوتی ہے اور نہ جانے کتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

مطالبات ایمانیہ کچھ اور آگے جاتے ہیں وہ یہ کہ جو مسلمان اس زمانہ میں

زندقہ و الحاد کی طرف جا رہے ہیں ان کی ہدایت کے لئے بھی دعائیں مانگیں۔ اس لئے کہ یہ بھی تو امتیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں دین کی عظمت، ہدایت اور دین کا فہم عطا فرمائیں اور صحیح و قوی ایمان اور اسلام عطا فرمائیں۔ پاکستان اور اہلِ پاکستان کی سلامتی کے لئے بھی خوب دعائیں مانگیں۔

بطورِ لطیفہ یہ بات سمجھ میں آئی کہ

رمضان المبارک کے تین عشرے اس دعا کے مصداق ہیں

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝

(۱) پہلا عشرہ رحمت کا۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

(۲) دوسرا عشرہ مغفرت کا۔ وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

(۳) تیسرا عشرہ دوزخ سے نجات کا۔ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

رمضان کے متبرک مہینہ میں یہی دعائیں مانگنی ہیں کہ

یا اللہ آپ نے اس متبرک ماہ میں جتنے وعدے فرمائے ہیں اور آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بشارتیں دی ہیں، یا اللہ ہم ان سب کے محتاج ہیں آپ ہم کو سب ہی عطا فرما دیجئے۔

یا اللہ ہم لوگ جو توبہ استغفار کریں وہ سب قبول کر لیجئے، ہمارے متعلقین، دوست احباب کو توفیق دیجئے کہ وہ آپ کی عبادات و طاعات

میں مشغول ہوں۔ ہم میں جو جو خامیاں ہیں سب کو دور کردیجئے۔ ہم کو قوی سے قوی ایمان عطا فرمائیے۔ زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کی توفیق دیجئے یا اللہ ہماری آنکھوں، کانوں، زبان اور دل کو لغویات سے پاک رکھئے یا اللہ ان میں اپنے ایمان کا نور عطا فرمائیے۔

یا اللہ سب مسلمین ومسلمات پر رحم فرمائیے۔ تمام مملکتوں میں جہاں جہاں مسلمان بے راہ روی میں پڑ گئے ہیں، ان کے دلوں میں نفاق پیدا ہو گیا ہے اس کو دور فرما دیجئے۔ ان کو اتباع شریعت اور سنت کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ ان کو اپنا بنا لیجئے ان کو توبہ استغفار کی توفیق عطا فرما دیجئے۔

یا اللہ خصوصاً پاکستان میں جو زندقہ اور الحاد کا بڑھتا ہوا سیلاب ہے یا اللہ اس کو دور فرما دیجئے اور اس سیلاب بلا سے ہمیں نجات عطا فرمائیے آئندہ نسلیں نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائیں یا اللہ ان کی حفاظت فرمائیے، ان کے دلوں میں دین کی عظمت اور آخرت کا خوف پیدا کیجئے یا اللہ ان میں انسانیت اور شرافت کے احساسات وجذبات پیدا فرما دیجئے۔

یا اللہ ہر طرح کی برائیوں سے تباہ کاریوں سے بچا لیجئے۔ یا اللہ ہمارے ملک میں جو منکرات وفواحشات عام ہو رہے ہیں، آپ کی حرام کی ہوئی چیزیں حلال ہو رہی ہیں، ہم مسلمانوں کو اس تباہی وبربادی سے بچا لیجئے جو لوگ حواس باختہ ہیں ان کی بھی رہنمائی فرمائیے۔

یا اللہ پاکستان کو قمار خانے، شراب خانے، نائٹ کلب، ریڈیو ٹیلیویژن کی لغویات سے، سینما گھروں جن سے روز وشب ہماری اخلاقی اور

معاشرتی اور اقتصادی زندگی تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ ان تمام فواحشات سے ہم کو پاک صاف فرما دیجئے اور یا اللہ ارباب حل و عقد کو توفیق دیجئے اور اس کا احساس دیجئے کہ وہ اپنے اختیارات سے ان منکرات کو مٹائیں اور آپ کی رضا جوئی کے لئے دین کی اشاعت کریں۔

یا اللہ امن و امان کی صورت پیدا کر دیجئے، بیرونی سازشوں، دشمنوں کی نقصان رسانی سے ہماری مملکتِ اسلامیہ کو بچا لیجئے۔ ہمارے دین کی حفاظت فرمائیے۔

یا اللہ ہم یہ دعائیں آپ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، اس ماہِ مبارک کی برکت سے قبول فرما لیجئے۔ یا اللہ جو مانگ سکے وہ بھی دیجئے اور جو نہ مانگ سکے وہ بھی دیجئے، جس میں ہماری بہتری ہو دین و دنیا کی فلاح ہو یا اللہ وہ سب ہم کو عطا کیجئے۔ نفس و شیطان سے ہم کو بچائیے اپنی رضائے کاملہ عطا فرمائیے یا اللہ آپ کا وعدہ ہے کہ یہ مہینہ آپ کا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں ہم کو اپنا بنا لیجئے، یا اللہ آپ مُربّی ہیں، رحیم ہیں، غفور ہیں ہماری پرورش کرنے والے ہیں، ہمارے رزّاق ہیں، ہمارے کارساز ہیں تو پھر یا اللہ ہم سے ہماری ان غفلتوں کو دور کر دیجئے۔ اپنا صحیح تعلّق عطا فرمائیے۔ ہمارے سارے معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے یا اللہ سب آسان کر دیجئے۔ مرنے کے بعد برزخ کے تمام معاملات آسان کر دیجئے، یوم حساب کا معاملہ آسان کر دیجئے اور اپنی رضائے کاملہ کے ساتھ جنّت میں داخل کر دیجئے۔

یا اللہ اپنے محبوب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی

ہونے کی حیثیت سے حشر میں ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیے ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ نصیب فرمائیے۔ ہمارے ظاہر کو بھی پاک کر دیجئے اور باطن کو بھی پاک کر دیجئے۔

یا اللہ ہمیں رمضان مبارک کے ایک ایک لمحے کے انوار و تجلیات، چاہے ہم محسوس کریں یا نہ کریں، آپ سب عطا فرما دیجئے۔ یا اللہ ہمارے روزے اور عبادات چاہے ناقص ہوں آپ اپنے فضل سے قبول فرمالیجئے اور کامل اجر عطا فرمائیے۔

یا اللہ جو دشواریاں، بیماریاں، پریشانیاں جس میں ہم مبتلا ہیں اور آنے والے خدشات آفات ہیں ان سب سے ہم کو محفوظ رکھیئے۔ یا اللہ کھانے پینے کی چیزوں میں گرانی روز افزوں ہوتی جارہی ہے، ملاوٹ ہورہی ہے، وبائیں آرہی ہیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں سب سے حفاظت فرمائیے، ہم کو پاکیزہ اور ارزاں غذائیں عطا فرمائیے۔ یا اللہ ایمان والوں کے لئے آج کل کا معاشرہ (تہذیب و تمدن کی لعنتوں کا ماحول) جہنم کدہ بنا ہوا ہے اس کو گلزارِ ابراہیم بنادیجئے۔ ہماری تمام حاجات پوری فرمائیے۔ ہم کو اسلام پر قائم رکھیئے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائیے۔ آمین۔ بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ